

# التوسيان إسرالهم المعالية



خبار الفران المعنى المالكة المنافية ال

خَليفَهُ وَمَجازبِيَعَتْ سَتِمْ فِي مُحِرِّينَ صَاحِبُكُونِي وَمَعَنْرُونَا عَبُدا كِلَيْمِ صَاجِونِيوُرِي مَعْمُورِينَ صَاحِبُكُونِي وَمَعْنِرُونَا عَبُدا كِلَيْمِ صَاجِونِيوُرِي



مَكْتَبَنَّهُ كَيَيْتُ خَافِعَهُ السَّلَامِيَّيُهُ كَالُلْعُافُ مُكْتَبِنَهُ كِيرِيدِ الْمُنْ عَنْهُ وَرَبِينَا الْمُعْتَمِّ مُنَا وَقِيدِهِ وَرَبِيرًا وَمُنَا ا هو الحبيب الذي ترجى شفاعته لكل هول من الأهوال مقتحم

# التوسل بسيد الرسل عليه وسلم

(الله كارسول كووسيله بنانے كاتھم)

#### تاليف

حبيب الامت عارف بالله

حضرت مولا نامفتي حبيب الله صاحب قاسمي دامت بركاتهم

شيخ الحديث وصدر مفتى

بانی مهتم جامعه اسلامیه دارالعلوم مهذب پور سنجر پور، اعظم گذه، یوپی، انڈیا

ناشر

مكتبه الحبيب،

جامعهاسلاميه دارالعلوم مهذب بور بوسك نجر بور ضلع اعظم گذه، يو بي ، اندُيا

نام كتاب: التوسل بسيد الرسل عليسية

مصنف: حضرت مولا نامفتی حبیب الله صاحب قاسمی دامت بر کاتهم

صفحات: ۲۵

سن اشاعت اول: ۱۶ ر۲ ر۱۳ ام ۱۳ –۱۲ ر۱۲ ر۱۹۹۳ء

سن اشاعت دوم: مارچ۲۰۲۲ء

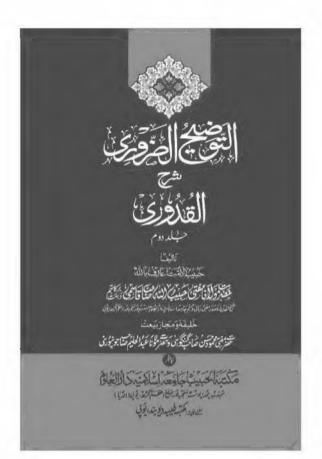
قيت: 50

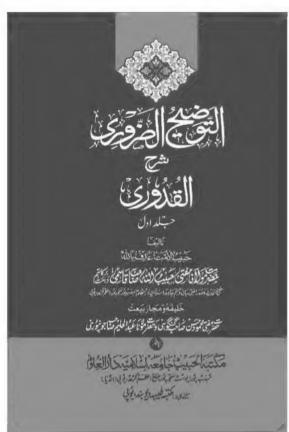
ناشر: مكتبه الحبيب، جامعه اسلاميه دار العلوم مهذب بور بوست شجر بور ضلع اعظم گذه، بوبی، انڈیا

#### ملنے کا پته

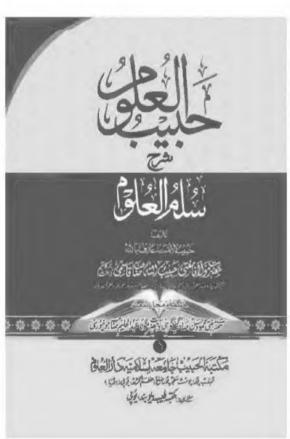
ا- مكتنبه الحبيب جامعه اسلاميد دارالعلوم مهذب بور سنجر بور، اعظم گذه، يو بي











# فهرست

مفح	عناوين	نمبرشار
9	يبيش لفظ	_1
11	تنقيح مسئله	_٢
IT	ا یک شبه کااز البه	_٣
IT	توسل کی ایک صورت	4
Im	قاصنى عياض كاارشاد	۵
10	ا ثبات توسل کے دلائل	7
10	د لیل نمبر(1)	4
۲۱	علامه بوصيري كاارشاد	Δ
וץ	دلیل نمبر(۲) د	9
12	تفسير مدارك كي وضاحت	+
IA	ا یک اعرا بی کا واقعه	11
IA	ایک اشکال اور اس کا جواب	14
19	علامه ببکی کا جواب	114
*	صاحب جذب القلوب كاارشاد	١٢

r+	علامه صديق حسن خال كي وضاحت	10
ri	دلیل نمبر(۳)	ΙΥ
۲۱	صاحب مدارج النبوة كارشاد	14
۲۱	دلیل نمبر(۴)	ΙΛ
rr	آ پ کی ذات بچین سے وسیلے تھی	19
**	دلیل نمبر(۵)	**
rr	حضرت صالح بن حسن کے اشعار	71
74	دلیل نمبر(۲)	۲۲
12	حضرت شاه عبدالغني كاارشاد	۲۳
<b>t</b> ∠	دلیل نمبر (۷)	۲۳
1/1	قاضى عياض كاارشاد	۲۵
1/1	ملاعلی قاری کاارشاد	۲٦
<b>r</b> 9	دلیل نمبر(۸)	14
۳+	دلیل نمبر(۹)	74
<b>f**</b> +	دلیل نمبر(۱۰)	79
<b>m</b> 1	حضرت امام ما لك كاارشاد	۳+
<b>m</b> 1	خلاصة دلائل	۳۱
mm	اسلاف وا کابرین کی آراء	٣٢

٣٣	(۱)علامه آلوسی کی رائے	٣٣
٣٣	(۲)حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی رائے	ساس
46	(m) شیخ تبریزی کی رائے	ra
46	(۴)حضرت مجد دالف ثانی کی رائے	٣٦
<b>r</b> a	(۵)حضرت خواجه نظام الدین اولیاء کی رائے	<b>MZ</b>
٣٦	توسل کے بارہ میں اسلاف وا کابرین کی تحریرات	۳۸
٣2	الحضرت شيخ الهند تحرير فرمات ہيں	٣9
<b>r</b> ∠	۲_حضرت مولا نا وصیت علی صاحب کی تضویب	ſ <b>^</b> +
٣٧_	٣ _حضرت مفتى محمر شفيع صاحب كى تضديق	۱۲۱
<u> </u>	ہ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں	74
٣٩	۵۔حضرت مولانا قاسم نا نوتو ی توسل کے استحسان کے قائل تھے	٣٣
٣٩	٧ _حضرت مولا نامحمدا مين صاحب كي شحسين	لماما
٣٩	2_حضرت مولا ناضياءالحق صاحب كى تضويب	గద
٣٩	۸۔حضرت موا نا منفعت علی صاحب تحریر فرماتے ہیں	4
4٠١	٩ _حضرت مولا ناشاه مجمة عمرصاحب رقمطراز ہیں	<u>۴۷</u>
4٠٨	<ul> <li>١-صاحب تفسير حقانی حضرت مولا ناعبدالحق صاحب لکھتے ہیں</li> </ul>	ዮΆ
44	منکرین حدیث کے دلائل کے جوابات	۹۲
٣٣	منکرین توسل کی دلیل (۱)	۵٠

4	ا نکارتوسل کی دلیل کا جواب	۵۱
66	حضرت ابوبکڑ کے مل کے جواب کی تائید	۵۲
ra	خلاصة جواب	۵۳
ra	علامه بمکی کا جواب	۵۳
ra	حافظا بن حجر كااعتراف	۵۵
۳٦	منکرین توسل کی دلیل (۲)	۲۵
4	دلیل نمبر(۲) کا جواب	۵۷
۴۷	حضرت شاه عبدالعزيز دہلوي کا جواب	۵۸
<u>م</u> ے	خلاصة جواب	۵٩
64	ابن تيميه كااعتراف	4+
64	ابن تیمید کے عقائد	71
۵٠	تعارف حضرت حبيب الامت دامت بركاتهم	44
۵۳	تعارف حبيب الفتاوي	44
۵۵	تعارف تصانيف حضرت حبيب الأمت	717



#### بيش لفظ

زیر نظر کتاب دُعاء میں نوسل کے سلسلہ میں ہے، حضرت نبی پاکھائیے یا اولیاءواسلاف سے نوسل جائز ہے یا نہیں؟ بالحضوص حضور پاکھائیے سے نوسل دنیا سے روپوش ہوجانے کے بعد درست ہے یا نہیں؟ ایک زمانہ سے اسلاف دعاء بالتوسل کے قائل رہے ہیں اور دعاء میں نوسل کو سخسن قرار دیا گیا ہے، سلف اور خلف میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا، سب سے پہلے ابن تیمیہ نے دعاء بالتوسل کا انکار کر کے امت میں اختلاف کی ایک نئی راہ پیدا کر دی چنا نچے علامہ شامی بحوالہ علامہ شبکی لکھتے ہیں:

"وقال السبكى يحسن التوسل بالنبى إلى ربه ولم ينكر أحد من السلف ولا الخلف إلا ابن تيمية فابتدع ما لم يقل عالم قبله"\_

چنانچاس کے بعد بالندر تج اس مسئلے نے زور پکڑا تا آ نکہ آج امت کا ایک اچھا خاصا طبقہ جوا ہے کو تنبع رسول کہتا ہے اور آپ کے ارشادات کا سب سے زیادہ حقدار ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ بھی اس بات کا منکر ہے کہ حضور پا کے آلیا ہے سے توسل آپ کے وصال کے بعد جائز ہے ، منکرین کے نزدیک سب سے اہم اور بنیادی و مشحکم روایت جس سے وہ استدلال کرتے ہیں حضرت عمر کا استسقاء کے لئے حضرت عبال کو وسیلہ بنانا ہے الفاظ یہ ہیں:

"اللهم إنا كنا نتوسل إليك بنبينا عُلَيْكِ فتسقينا وإنا نتوسل

إليك بعمّ نبينا فاسقنا" (مشكوة شريف و بخارى شريف اركال)\_

اگرتوسل بالاموات بالخصوص حضور پاکھائیے سے توسل وصال کے بعد جائز ہوتا تو حضرت عمر فاروق خضرت رسول پاکھائیے کے چپاحضرت عباس کو وسیلہ ندیناتے۔

زیر نظر کتاب میں پہلے مسئلہ کی تنقیح کی گئی ہے اس کے بعد حضور پاک الیسی سے وصال کے بعد نوسل کے جواز بلکہ استخسان پر آیات وروایات سے دلائل پیش کئے گئے ہیں پھر حضرات اسلاف کا تعامل اور اسلاف وا کابرین کی تحریرات اس سلسلہ میں نقل کی جائیں گی اخیر میں مئرین توسل کے شبہات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ میں نقل کی جائیں گی اخیر میں مئرین توسل کے شبہات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ دعاء ہے اللہ یاک اس کا وش کو قبول فرمائے اور ذریعہ منجات بنائے۔

فقط

مفتی حبیب الله قاسمی شخ الحدیث وصدر مفتی بانی و مهتم جامعه اسلامیه دارالعلوم مهذب بور " نجر بور ، اعظم گذره ۱۲۵۷ ۱۵۱۵

# تنقيح مسكه

وعاء میں توسل کا حاصل بیہ ہے کہ دعاء کرنے والا اللّٰہ بیاک ہے اپنی حاجتیں بیان کرنے کے بعدان الفاظ کے ساتھ اپنی دعاء کوختم کرے کہا ہے اللّہ میری دعاء حضوریا کے اللہ کے صدقہ اور طفیل میں قبول فرما، یا یوں کیے کہا ہے اللہ میری دعاء حضرات صحابہ کے صدقہ اور طفیل میں قبول فرما، یا یوں کہے کہا ہےالتداییخ صالح اور مقبول بندوں کے طفیل میں قبول فرما ہیکن بیہ بات ذہن میں رہنی جائے کہ توسل میں دعا بزرگوں سے نہیں کی جاتی بلکہ براہ راست اللہ تعالی سے کی جاتی ہے لہذا جس طرح زندوں سے توسل جائز ہے اسی طرح اموات سے بھی توسل درست ہے بالخصوص حضور یا کے اللہ سے وصال کے بعد بھی تو سل میں کوئی کلام نہیں کیونکہ اس کی حقیقت دراصل بیدعاءکرنا ہے یا اللّہ میراتو کوئی عمل ایسانہیں جس کومیں آپ کی بارگاہ عالی میں پیش کرے اس کے وسیلہ سے دعاء کروں البنتہ اللہ کے رسول الیسٹی جوآپ کے محبوب ہیں یا فلاں بندہ جوآ ہے کی ہارگاہ میں مقبول ہے مجھےان ہے محبت اور عقیدت ہے پس ا ہے اللہ آپ اس محبت اور عقیدت کی لاج رکھتے ہوئے میری دعاء قبول فرمالیجئے اور اس انداز سے دعاء میں یقیناً عبدیت اور تواضع زید دہ ہے شیخ سعدی کے اس شعر کا یہی مطلب ہے ۔

كه برقول ايمال كني خاتمه

خدایا تجق بنی فاطمه

#### ايك شبه كاازاله:

کیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہتوسل کے بعد دعاء کی جائے تو التد تعالیٰ اس کو سنتے نہیں یا وسیلہ سے جو دعاء کی جائے اس دعاء کو قبول کرن اللہ کے لئے ضروری ہے بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ وسیلہ سے جو دعاء کی جاتی ہے اس کی قبولیت کی زیادہ امید ہوتی ہے کیکن اس کا مطلب بہ بھی نہیں کہ دعاء میں توسل جائز ہی نہیں خواہ حضور یا کے اللہ ہی سے توسل کیوں نہ ہوجیبا کہ بہت سے لوگ اس غنطی میں مبتلا ہیں۔ البيته وسيله كالمطلب بيسمجصنا كه بهاري رسائي الله تك براه راست نهيس ہوسكتي اس ليتے ہمیں جو کچھ کہنا ہو پہلے ہم اللہ کے مقبول بندوں کے سامنے پیش کریں یا حضور یا کے ایک سے کہیں اور جو کچھ مانگنا ہوان ہی سے مانگیں چنانچہ بہت سے مزارات پر ان الفاظ کے ساتھ لوگ وعائیں کرتے ہیں۔اےغوث اے قطب اے واتا۔میری فلا ں بگڑی بنا دے مجھ کوا ولا د دبیہ ہے۔ یہ بالکل غلط اور سو فیصد جہالت اور شرعی اعتبار ہے ممنوع و مذموم ہے۔

#### توسل كي ايك صورت:

توسل کی ایک صورت بیرسی ہے کہ اپنی حاجات اولیاء اللہ سے جو کہ دنیا سے جاچکے ہیں براہ راست نہ مانگی جائیں البتہ ان سے بیر کہا جائے اے فوٹ اے قطب آپ اللہ کی بارگاہ میں ہماری حاجت روائی کی سفارش کر دیں دعاء کر دیں۔ مُر دوں

ے اس طرح کا توسل بھی ممنوع اور غلط ہے البتہ کسی زندہ سے اس طرح کی درخواست میں کوئی مضا کفٹریں بلکہ مسنون و متحسن ہے، چنانچہ ایک بار حضرت عمر همره کے لئے جارہے جے تو اللہ کے رسول اللہ نے رسول اللہ نے فر مایا: ''یا اُخی لا تنسنا فی دعائک '' (مسنداحمدار ۳۹)، یعنی اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں جمیں نہ بھولنا، البتہ اس انداز کا توسل حضور پاکہ اللہ سے بہوتو وصال کے بعد بھی اس میں کوئی کلام مہیں بلکہ اہل عم کے نزویک میں میستحسن ہے چونکہ سے عقیدہ کے مطابق حضور پاکہ اللہ کی حیات اور آپ کا سماع ثابت ہے۔ اسی وجہ سے حضور پاکہ اللہ کی تعظیم وتو قیر کی حیات کی حالت میں جس طرح قابل لحاظتی وصال کے بعد بھی اسی طرح تعظیم وتو قیر حیات کی حالت میں جس طرح قابل لحاظتی وصال کے بعد بھی اسی طرح تعظیم وتو قیر کیا دو مروری ہے۔

#### قاضى عياض كاارشاد:

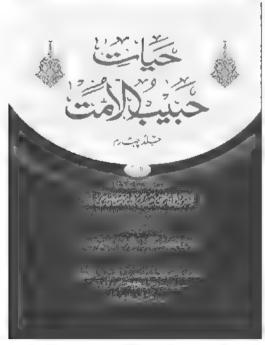
چنانچ تاضی عیاض علیه الرحمه لکھتے ہیں: "اعلم أن حومة النبی عُلَیْت بعد موته و توقیره و تعظیمه لازم کما کان حال حیاته" (۱۲۹۸)، دوسری جگه قاضی عیاض: "و ما أرسلناک إلا رحمة للعالمین" کی تفییر میں فرمات ہیں: "فکانت حیاته رحمة و مماته رحمة"، یعنی آپ کی حیات طیبہ مس طرح بین: "فکانت حیاته رحمت تھی اس طرح وصال مبارک بھی پورے عالم کے لئے رحمت تھی اس طرح وصال مبارک بھی پورے عالم کے لئے رحمت ہے جبیا کہ حضور پر کے الیہ فی ارشاد فرماید: "حیاتی خیر لکم و موتی خیر لکم و موتی خیر لکم "یعنی جس طرح میری زندگی تمہارے لئے خیر ہے اس طرح میری موت خیر لکم "یعنی جس طرح میری موت

بھی تمہارے لئے خبر ہے (ص۱۵)۔اس سے معلوم ہوا کہ سرکار دوعالم آلیہ بربناء رحمت بوری زندگی امت کے لئے وسیلہ شخے اس طرح وصال کے بعد بھی بربناء رحمت بوری زندگی امت کے لئے وسیلہ شخے اس طرح وصال کے بعد بھی بربناء رحمت بوری امت کے لئے وسیلہ ہیں۔غرضیکہ اللہ کے رسول آلیہ ہیں موت وحیات بوری امت کے لئے ذر بعداور وسیلہ ہیں۔

\*\*\*









# ا ثبات توسل کے دلائل

#### وليل نمبر(1):

"ياأيها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا إليه الوسيلة وجاهدوا في سبيله لعلكم تفلحون"-اےايمان والوالله كاتقوى اختيار كرواور الترتك پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرو اوراس کے راستے میں جہاد کرو تا کہتم فلاح یاب ہوجا ؤ۔اس آیت میں اگر وسیلہ سے مرا دخاص شخص لیا جائے تو اس آیت سے وسیلہ کا استحاب عبارة النص سے ثابت ہوتا ہے، چنانچہ حضرت مولانا اساعیل شہید نے اپنی کتاب '' رسالہ امامت'' میں وسیلہ سے خاص شخص ہی مرادلیا ہے۔ فرماتے ہیں: ''مراداز وسیله شخصے است که اقرب الی الله باشد درمنزلت'' یعنی وسیله ہے مراد ایسا شخص ہے جومرتبہ میں اللہ ہے بہت قریب ہو، القول الجمیل کی شرح میں بحوالہ ً حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوئ مولا ناخرم علی صاحب نے وسیلہ کی تفسیر خاص شخص بی سے کی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں: ''و ابتغوا إليه الوسيلة''سے مرادعمل صالح نهبين كيونكه اتقو االتدمين عمل صالح آسكيالهذا وسيله يع مراد خاص شخص ہی لیا جائے گا اور ظاہر سی بات ہے مرتبہ میں اللہ کے نز دیک سر کارِ دوعالم اللہ ہے۔ بڑھ کر کون ہوسکتا ہے۔

#### علامه بوصيري كاارشاد

اس وجہ سے علامہ پوصیری فرماتے ہیں ۔ فمبلغ العلم فیه انه بشر ّ

وانه خير خلق الله گلهم

یعنی اللہ کے رسول اللہ کے سلسلہ میں منتہائے عم یہ ہے کہ آپ بشر ہیں لیکن اسی کے ساتھ آپ فیر البشر بھی ہیں یہی وہ بات ہے جوحدیث ابو ہر یرہ میں بھی مذکور ہے آپ اللہ نے فود ارشاد فرمایا کہ مجھے جنت کے حلّوں میں سے ایک حُلّہ بہنایا جائے گا او رمیں عرش کے داہنی طرف کھڑا ہوںگا، "ولیس أحد من المحلائق یقوم ذلک المقام غیری"۔اس مقام پرمیر ےعلاوہ کھڑا ہونے کے لائق پوری مخلوق میں کوئی نہیں ہوگا۔اس سے واضح انداز میں یہ بات سامنے آگئی کہ آپ فیرالبشر بھی ہیں اور افضل المخلوقات بھی ،اکمل الانبیاء بھی ہیں اور اقرب الی اللہ آپھی پھر آپ سے توسل کے جواز بلکہ استخباب میں کوئی کیا کلام کرسکتا ہے۔

# دليل نمبر (۲):

"ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر الهم الرسول لوجدوا الله تواباً رحيماً"-

اورا گروہ لوگ جنہوں نے اپنے او پرظلم کیا تھا فوراً آپ کے پاس آتے اور

الله سے استغفار کرتے اور رسول اللہ ہمی ان کے لئے استغفار کرتے تو اللہ کومعاف کرنے والا اور مہر بان پاتے۔

اس آیت کریمہ ہے بھی توسل ثابت ہوتا ہے۔

#### تفسير مدارك كي وضاحت

چنانچة فسير مدارك مين اس آيت كي فسير كرتے ہوئے صاحب مدارك لكھتے ہيں: "ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم بالتحاكم إلى الطاغوت جاؤك تائبين من النفاق معتذرين عما ارتكبوا من الشقاق فاستغفروا الله من النفاق والشقاق واستغفر لهم الرسول بالشفاعة لوجدوا الله توابأ لعلموه توابأ أى لتاب عليهم ولم يقل واستغفرت لهم عدل عنه إلى طريق الالتفات تفخيماً لشأن رسول الله المستعفاره وتنبيهاً على أن شفاعة من اسمه الرسول من الله بمكان رحيماً بهم.قيل جاء أعرابي بعد دفنه عليه السلام فرمي بنفسه على قبره وحثى من ترابه على رأسه وقال يا رسول الله قلت فسمعنا وكان فيما أنزل عليك ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم الآية وقد ظلمت نفسي وجئتك استغفر الله ذنبي واستغفر لي ربي فنودي من قبره قد غفرلك" ـ

یعن اگروہ لوگ جنہوں نے طاغوت کو مگم بنا کراپنے او پرظلم کیا تھا آپ کے پیس نفاق سے تائب ہوکر اور جس شقاق کا ارتکاب کیا تھا اس سے معذرت خواہ ہوکر آتے پھر اللہ سے نفق و شقاق کی مغفرت چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی سفارش کرتے تو وہ لوگ اللہ کو تو اب پاتے یعنی اللہ ان کی تو بہ قبول کر لیتا استغفرت ہم کے بجائے واستغفرہم الرسول کی طرف عدول کر نارسول کی شان کی تفخیم اور رسول کے ستغفار کی تعظیم کے ساتھ اس بات پر تنبیہ ہے کہ رسول سے سفارش کرنے کے بعداللہ کی رحمت اس کی طرف ضرور متوجہ ہوتی ہے۔

#### ایک اعرابی کاواقعه

## ایک اشکال اوراس کا جواب:

بعض حضرات کواس آیت ہے استدلال میں کلام ہے ان کا کہنا ہے کہ بیچکم

موت کے بعد کے لئے نہیں بلکہ صرف حیات طیبہ کے ساتھ خاص ہے۔ لیکن ان حضرات کا بیروں ہے چندو جوہ غلط ہے۔

ا-صاحب مدارک نے جس سیاق وسباق کے تحت اعرابی کا قصد نقل کیا ہے اس سے واضح انداز میں ریہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کے رسول ایک کے حیات طیبہ کے ساتھ ریہ خاص نہیں بلکہ وفات کے بعد بھی اس طرح باقی ہے جس طرح حیات میں ،صاحب مدارک کے اسلوب سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔

## علامه بكي كاجواب:

٢ ـ علامدُق الدين بن في الآيت كسلط مين شفاء الاسقام مين بيكها هي: "والآية وإن وردت في أقوام معينين في حالة الحياة فتعم بعموم العلة كل من وجد فيه ذلك الوصف في الحياة وبعد المماة ولذلك فهم العلماء من الآية العموم في الحالتين" ـ

یعنی اگر چہ مورد کے اعتبار سے بیآیت خاص ہے حیات طیبہ میں معین تو م
کے ساتھ مگر عموم علت کے تحت حیات وممات دونوں کو عام ہے اسی وجہ سے علماء نے
بھی قاعدہ کے مطابق دونوں حالتوں کا عموم سمجھا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے بھی قدر سے
الفاظ کے تفاوت کے ساتھ اعرابی کے قصہ کو اپنی تفسیر میں نقل فرمایہ ہے جس میں دو
اشعار بھی منقول ہیں کہ اعرابی نے بیا شعار بھی پڑھے۔

يا من دفنت بالقاع اعظمه -فطاب من طيبهن القاع والاكم

نفسى الفداء لقبرانت ساكنه -فيه العفاف وفيه الجود والكرم

#### صاحب جذب القلوب كاارشاد:

۳ صاحب جذب القلوب اس آیت کریمه کے سکسلے میں بحواله علامه تاج الدین بیکی تحریر فرماتے ہیں '' ایس آیت کریمه ولالت دارد برحث وترغیب حضور درگاہ رسالت پناہ وسوال مغفرت درآل جناب اجابتِ مآب وطلب استغفار از و سے ایستہ وایس رتبه 'عظیمه است که ابداً انقطاع پذیر نیست از جہت استواء حالتِ موت وحیات نسبت به ہرور کا کنات آلی ہے و ثبوت استغفار آنخضرت مرامت را بعد از موت نز دعرض ملائکہ اعمال ایشاں مرو سے ایستہ ''۔

ان ساری عبارتوں سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ دعاء مغفرت اور سفارش آپ آپ آئید ہوتی ہے کہ دعاء مغفرت اور سفارش آپ آپ آئید کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بیر تبهٔ عظیمہ جس طرح آپ کو حیات مبار کہ میں ملاتھا اسی طرح وصال کے بعد بھی باتی ہے۔

#### علامه صديق حسن خال كي وضاحت:

ممکن ہے کہ کسی کو پیشبہ ہو کہ اس آیت سے توسل تو ٹابت نہیں ہوا، تو اس کے جواب میں نواب صدیق حسن خال صاحب کی وہ عبارت جو ان کی تفییر'' فتح البیان' میں موجود ہے انھیں کے الفاظ میں نقل کرتا ہوں، ''ولو اُنھم إذ ظلموا انفسهم جاءوک' کی تفییر کے تحت کھتے ہیں: ''جاءوک متوسلین إلیک تائبین من النفاق''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین من النفاق''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین من النفاق''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین من النفاق''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین من النفاق''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین من النفاق''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین من النفاق''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین من النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین من النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل اور وسیلہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل النہ کی تائبین میں النفاق ''اس عبارت سے توسل النہ کی تائبین میں النہ کی تائبین میں النہ کی توسل کی تائبین میں النہ کی توسل کی تائبین میں النہ کی توسل کی تائبین کی توسل کی توسل

#### دليلنمبر (۳):

الله کرسول الله کرسول الله کرسول الله کرسول کی تیسری دلیل صحابی رسول حضرت خالد بن ولید گاهمل سے قاضی عیاض نے اپنی مشہور کتاب شفاء میں بحواله کو امام بیہ بی مید دیث نقل کی ہے جوسند کے اختبار سے قابل اختبار ہے امام بیہ بی علیہ الرحمہ نے بھی اس کی سند پر جرح نہیں کی ہے الفاظ بیہ ہیں:" إنه کانت شعرة من شعره علی اس کی سند پر جرح نہیں کی ہے الفاظ بیہ ہیں:" إنه کانت شعرة من شعره علی اس کی سند پر جرح نہیں کی ہے الفاظ بیہ ہیں:" إنه کانت شعرة من شعره علی اس کی سند پر جرح نہیں کی ہے الفاظ بیہ ہیں: " إنه کانت شعرة من شعره علی سند و لید فلم یشهد لها قتالاً الا رزق النصر " لیعنی من میں کو اپنی تو پی موسل میں میں کو اپنی تو پی موسل میں جنگ میں فتی یاب موسل کو اپنی تو پی موسل ایک جنگ میں فتی یاب ہوکر لوٹ نے شے اس طرح اللہ کے رسول آئی ہے ہو سل ایک جلیل القدر صحابی کا وصال کے بعد بھی نا بت ہے جس میں کسی تاویل کی کوئی گئی اکثر نہیں ۔

#### صاحب مدارج النبوة كاارشاد:

صاحب مدارج النبوة نے بھی حضرت خالد کے اس معمول کا تذکرہ جنگ رموک کے تذکر ہے۔ اس معمول کا تذکرہ جنگ رموک کے تذکر ہے کے تخت کیا ہے جس میں حضرت خالد کی ٹو پی سے ریش مبارک گم ہوگیا تھا، لکھتے ہیں:''وآمدہ کہ خالد بن ولید گم کرد کلاہ خود را یوم برموک پس گفت جوئید و تھے میں کنید کلاہ را پس جستند و نیافتند''۔

## دلیلنمبر(۴):

علامة تسطلانی نے مواہب لدنیہ میں بحوالہ ابن عسا کرنقل کیا ہے کہ ایک بار

لوگ سخت قسم کے قحط میں مبتلا ہو گئے قریش نے ابوطالب سے درخواست کی قحط کی وجہ سے لوگ تباہ ہور ہے ہیں بارش کے لئے دعاء سیجئے راوی کا بیان سے کہ ابوطالب دعا کے کئے نکلے اورآ یہ کے ہمراہ ایک خوبصورت بچہ تھا، جیسے بادل میں سے آفیاب نکلا ہواور دوسرے بیے بھی ان کے اردگرد تھے ابوط الب نے اس بیے کی کمرکھیہ سے لگادی اور بیے نے اپنی انگلی سے یانی مانگا اس وقت آسمان صاف تھا اس کے بعد ہی احیا تک بادل پھرنے لگا اور اتنی بارش ہوئی کہ نالے بہہ بڑے اور جنگل سرسبز وشاداب ہو گئے اسوفت ابوطالب نے اس بچہ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھاجس کا ایک شعریہ ہے ہے وابيض يستسقى الغمام بوجهه

ثمال اليتملى عصمة للارامل

(مواهب لدنيدار ۴۸۸)

وہ ایبا یا کیزہ خوبصورت ہے کہ اس کے چیرہ مبارکہ یا ذات مبارکہ کے وسیلہ سے قحط کے وقت بارش طلب کی جاتی ہے وہ تیبموں کے واسطے پناہ بیوہ مختاج عور نؤں کی عفت کا سبب ہے۔

# آپ کی ذات بجین سے وسیلتھی:

آپ کی ذات مقدسہ بچین ہی ہے لوگوں کے لئے وسیلہ رہی جس طرح آپ کی بوری زندگی وسیلہ رہی موت کے بعد بھی آپ وسیلہ ہیں بلکہ دنیا میں آنے کے پہلے تھی وسیلہ رہے چنانچہ علامہ قسطلانی نے بحوالہ محدثین حضرت کعب احبار گئی روایت نقل كى ہے "وكان المطلب يفوح منه رائحة المسك الاذخر ونور رسول

#### دليلنمبر(۵):

چنانچ تفسیر در منتور میں حضرت عمر علی حدیث ہے جس میں اس کی تصریح ہے کہ اگر حضرت آ دم علیہ السلام تو بہ کے وقت اللہ کے حبیب علیق کا وسیلہ نہ اختیار کرتے تو ان کی تو بہ قبول نہ ہوتی ۔

علامه طبری نے بھی اس روایت کوفل کیا ہے۔ نیز علامہ شہاب الدین قسطلانی شارح بخاری نے مواہب لدنیہ میں اس کوفل کیا ہے۔ "وصبح أن رسول الله علیہ قال لما اقترف آدم الخطیئة قال یا رب أسئلک بحق محمد لما غفرت لی "(مواہب لدنیہ ۱۵۵)۔ اس واقعہ کوعلامہ قسطلانی نے حضرت عمر کے علاوہ دیگر رواق کے حوالہ سے بھی نقل کیا ہے مواہب لدنیہ کی جلد اول صفحہ ۱۵ پر یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ہے، "فقال یا رب بحرمة هذا الولد أرحم هذا الوالد فنو دی یا آدم لو

تشفعت إلينا بمحمد في أهل السموات والأرض لشفعناك"، يعنى حضرت آدم عليه السلام نے كہاا ہے الله اس بي (محملیقی ) کے صدقہ وظفیل میں اس باپ (آدم علیه السلام) پررحم فرما، اس نوسل پر نداء آئی اے آدم اگر محمد کے واسطے سے آسان وزمین والوں کی معافی کی درخواست تو کرے گا تو ان سب کومیس معاف کر دوں گا۔ سبحان اللہ کیا بات ہے ابا جان حضرت آدم تو اپنے بیٹے کو قابل توسل شمجھیں اوران سے وسیلہ حاصل کریں اور آپ کا امتی آپ کا کلمہ پڑھنے والا آپ کوقابل توسل نہ شمجھے افسوس صدافسوس ہویں۔ بریں عقل ودائش بباید گریست

حضرت آدم جس وقت دعاء کرر ہے تھے حضرت رسول کریم آلی گا و جود بھی مہمون مہما ہے گا و جود بھی مہمون مہما تھا معلوم ہوا کہ توسل بالنبی کے لئے نبی کا وجود ضروری نہیں یہی وہ مضمون ہے جس کوعلامہ جامیؒ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اگر نام محمد را نیاور دے شفیع آدم نه آدم یافتے توبہ نه نوح از غرق نجینا

اگر محمطانی کے نام مبارک سے حضرت آ دم ونوح توسل نہ حاصل کرتے تو نہ حضرت آ دم کی تو بہ قبول ہوتی اور نہ ہی حضرت نوح طوفان سے نبجات پاتے۔

حضرت صالح بن حسن کے اشعار

اورجبیہا کہصالح بن حسن شاعرنے کہا ہے ۔

أعددته يوم القيامة شافعا -مطاعاً إذا ما الغير حاد وحيدا

ويدخله جنات عدن مخلدا فيشفع في إنقاذ كل موحد -- ولكنني أحببت منها محمداً وإن له أسماء سميته بها فقال الهي امنن علي بتوبة - تكون على غسل الخطيئة مسعدا بحرمة هذا الاسم والزلفة التي - خصصت بها دون الخليقة احمدا اقلني عثاري يا الهي فإن لي - عدواً لعيناً جار في القصد واعتدى فتاب عليه ربه رحماء من - جناية ما أخطاه لا متعمداً (میں نے آپ کو قیامت کے دن کا تنہا سفارشی اور ساری مخلوق کا مطاع بنایا ہے جبکہ دوسرے لوگ کنارے ہٹ جائیں گے۔لہذا آپ ہرموحد کو چھڑانے کی سفارش فرما کیں گے اور اسے ہمیشہ کے لئے جنت کی قیامگا ہوں میں داخل فرما ئیں گے۔آپ کے بہت سے اساء ہیں جن سے میں نے آپ کوموسوم کیا ہے کیکن ان میں اسم محمد مجھے پیند ہے۔حضرت آ دم نے عرض کیا میر ہے معبود مجھے براینی ایسی توجہ دیکرا حسان فرمایئے جومیری ساری خطاؤں کو دھو دے۔اسی نام (محمہ) کے وسیلہ سے اور اسی قربت کے وسیلہ سے جس کے ساتھ ساری مخلوق میں آپ نے حضرت احمدٌ کو خاص فر مایا ہے۔اے میرے معبود! میری لغزشوں ہے درگذر فر ما کیونکہ میرا ایک ملعون بارگاہ دشمن ہے جوظلم وزیادتی پر کمربستہ ہے بیہ فریا دس کر حضرت آ دم کے رب نے رحمت کرتے ہوئے آپ کی تو بہ قبول فر مالیاان خطاؤں ہے جو بلاعمرصا در ہوگئ تھیں )۔

امام حاکم نے بھی اس روایت کونقل کیا ہے اور اس کی تضیح کی ہے علامہ تقی

الدین بکی فرماتے ہیں ہمارے اعتماد کے لئے امام حاکم کی تھیجے کافی ہے۔ دلیل نمبر (۲):

ا ثبات ِ توسل کی چھٹی دلیل حدیث عثمان بن حنیف ہے جس کی تخریج بہت سے محد ثین نے کی ہے عموماً حضرات محدثین بلاتفریق حیات وممات مطلقاً" باب من كان له حاجة إلى الله أو إلى أحد من خلقه" كتحت اسروايت كفل كرت ہیں اور بعض محدثین نے مطلقاً ''باب فی صلوۃ الحاجۃ'' کے تخت اس روابیت کوفٹل کیا ہے ابن ماجہ نے بھی'' با ب صلوۃ الحاجۃ'' کے تحت اس روایت کونقل کیا ہے روایت عثمان بن حنیف کا خلا صہ ریہ ہے کہ ایک شخص اپنی ضرورت کے تحت حضرت عثمان بن عفانًا کے پاس بار بارآ ر ماتھالیکن حضرت عثمانًّا اسکی طرف توجہ نہیں فرماتے تھے اس تخص کی ملاقات اسی اثناء حضرت عثمان بن حنیف سے ہوگئی اس نے صورت حال سے ان کو باخبر کیا عثمان بن حنیف نے بورا واقعہ س کراس کومشورہ دیا جاؤ وضو کرکے مسجد نبوی میں دورکعت نماز ادا کرواس کے بعدان الفاظ کے ساتھ دعاء کرو''اللہم إنى أسئلك وأتوجه إليك بنبينا محمد عُنْكُ نبى الرحمة يا محمد إنى أتوجه بك إلى ربك ليقضى حاجتي اللهم فشفعه"اوراين حاجت کا تذکرہ کرو چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس کے بعد وہ اس سے فارغ ہوکر حضرت عثمان بن عفانًا کے دروازہ پر پہنچا فوراً ہی دربان آیا اوراس کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا حضرت عثمانًا نے اس کواپنی چٹائی ( مسند ) پر ہٹھایا اور اس سے حاجت پوچھی اور فوراً اس کی حاجت براری کی اور فر مایا اور کوئی ضرورت ہوتو بتلا وُاوراس ہے پہلے کیوں

نهبيس بتلايا تھا۔

## حضرت شاه عبدالغنی کاارشاد:

حضرت شاه عبد الغنى صاحب محدث دبلوى ثم المدنى في انجاح الحاجة عاهيه ابن ماجه مين بحواله مولانا عابد سندى اس روايت سے توسل بالنبی بعد الوفات ثابت كيا ہے چنا نچه فرمات بين: "و أما بعد مماته فقد روى الطبرانى فى الكبير عن عشمان بن حنيف الحديث "اور حضرت عثمان بن حنيف كى پورى روايت نقل كى ہے۔ اگر توسل بعد الوفات كى اجازت نہ ہوتى تو حضرت عثمان بن حنيف الوفات كى اجازت نہ ہوتى تو حضرت عثمان بن الوفات كا جازت بلكه مشوره نه دية اس روايت سے بھی صراحة توسل بعد الوفات كا شونت ماتا ہے۔

## دليل نمبر(۷):

اثبات توسل بعد الوقات كى ساتوي دليل روايت عبد التدابن عمر ہے حصن حصين ميں ہے "وإذا خدرت رجله فليذكر احب الناس إليه "بعنی جب كسى شخص كا پاؤل سوجائ تو فوراً اليے شخص كو يا دكر ہے جواس كے نزد يك سب سے زياده محبوب ہو (حصن حصين رام ۱۳ ) ۔ اس كى شرح حرز ثمين ميں صاحب كتاب كھتے ہيں: "ليحصل النشاط لديه فيقول محمد عَلَيْنَ " بعنى محبوب كو يا دكر نے سے سرور نشاط حاصل ہوگالہذا حضرت محمد عَلَيْنَ كا اسم مبارك زبان يرلاوے۔

#### قاضى عياض كاارشاد:

قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفاء میں اس سے متعلق حضرت عبد اللہ بن عمو خدرت کی روایت نقل کی ہے جو مقصود بالذکر ہے، "روی ان عبد اللہ بن عمو خدرت رجلہ فقیل لہ أذکر أحب الناس إلیک یزول عنک فصاح یا محمداه فانتشوت "(شفاء ۱۳۳۲) یعنی ا یکبار حضرت عبداللد بن عمر کا پاؤں سوگیا (جھن جھنی چڑھ گئی) آپ سے کسی نے کہا اپنے کسی محبوب ترین انسان کا نام لیجئے فوراً آرام ہو جائے گافوراً زور سے "یا محمداہ" کہافوراً آرام ہوگیا۔

#### ملاعلی قاری کاارشاد:

اس کی تشریح کرتے ہوئے ملاعلی قاری شارح مشکوۃ فرماتے ہیں "فنادی باعلی صوتہ و کانہ رضی اللہ عنہ قصد به اظهار محبته فی ضمن الاستغاثة" یعنی حضرت عبداللہ بن عمر کا بلند آواز ہے ' یا محر' کہنا استغاثه وفریاد کے ضمن میں اظہار محبت کرنا تھا۔ یہ تو سل نہیں تو اور کیا ہے اور انداز شخاطب پرغور کریں، یدروضۂ اقدس پرحاضری کی بات نہیں بلکہ غیبت اور دوری کی حالت کا واقعہ ہے اور یہ زندگی کی بات نہیں بلکہ وصال کے بعد کا واقعہ ہے اور اس انداز سے توسل کا معمول زندگی کی بات نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر اللہ دورا کی مالت کا واقعہ ہے اور اس انداز سے توسل کا معمول صرف حضرت عبداللہ بن عمر اللہ عن عبداللہ بن عبراللہ بن عمر اللہ کھی یہ عمول تھا چنا نچے علامہ خفا جی فرماتے ہیں سے بھی یہ ثابت ہے اور اہل مدینہ کہ بھی یہ معمول تھا چنا نچے علامہ خفا جی فرماتے ہیں "وقد روی مثلہ لابن عباس و ذکر ہ النووی فی اذکارہ و روی ایضاً عن "وقد روی مثلہ لابن عباس و ذکر ہ النووی فی اذکارہ و روی ایضاً عن

غيرهما وهذه مما تعاهده أهل المدينة"-

حاصل کلام ہے ہے کہ ان روایات وآثار سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ صحابہ کر ام بھی مواقع مشکلات میں اللہ کے رسول اللہ کے معاملات میں بناتے تھے۔

#### دلیل نمبر(۸):

ا ثبات ِنوسل بعد الوفات کی آٹھویں دلیل حضرت عا نَشدُگا وہ فیصلہ ہے جو حضرات صحلیهٔ کرام کی موجودگی میں کیا اور بلانکیراس برعمل کیا گیا،الفاظ حدیث بحولهٔ سنن داري نُقْل كَ عِاتْ بين، "عن أبي الجوزاء قال قحط أهل المدينة قحطاً شديداً فشكوا إلى عائشة، فقالت فانظروا قبر النبي الشيخ فاجعلوا منه كواً إلى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف ففعلوا فمطروا حتى نبت العشب وسمن الابل حتى تفتقت من الشحم فسمى عام الفتق"يعن ا یکبار مدینه طبیبه میں شدید قحط پژااہل مدینہ نے حضرت عا کشتُرُوصورت حال سے باخبر کیا حضرت عا نشہ نے فرمایا روضت اقدس کے وسط میں ایک روشندان بنا دو قبر میارک اور آسان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو چنا نچے صحابہ کرام نے ایبا ہی کیااس کے بعدالیم بارش ہوئی کہ برطرف ہریالی حیما گئی اور اس کو کھا کرمدینہ طیبہ کے اونٹ موٹے تازے ہو گئے اس وجہ ہے اس کان م ہی عام الفتق بڑ گیا ( دارمی ارس م)۔

قارئین غورفر مائیں کیااس توسل میں کوئی شبہ ہے؟ اور کیا بیہ و فات کے بعد توسل نہیں ہے؟ اور کیا اس سے صحابۂ کرام سے توسل بالنبی بعد الوفات ، بت نہیں

ہوتا؟اوركيااس توسل كى بركت ظاہر نہيں ہوئى؟

سبحان اللہ اس قدر واضح دلائل کے بوجود نہ معلوم کیوں توسل بالنبی بعد الوفات میں شبہ ہے ان دلائل کے بعد تو سار ہے شبہات ختم ہوجانے جاہئیں لیکن الوفات میں شبہ ہے ان دلائل کے بعد تو سار ہے شبہات ختم ہوجانے جاہئیں کھوٹا افسوس ہے ان لوگوں پر جن کا خیال ہے ہے کہ پنچوں کی بات سرآ تکھوں پرلیکن کھوٹا گڑیگا و ہیں'۔

#### دليل نمبر(9):

اثبات توسل بعد الوفات کی نویں دلیل وہ واقعہ ہے جسے ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کیا ہے جو حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں پیش آیا تھا کہ لوگ قحط کی وجہ سے بے حد پریثان تھا کیک صاحب روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور آپ کے توسل سے دعاء کی اور آپ سے بارش کے لئے سفارش کی اسی رات خواب میں اللہ کے رسول آلی کی زیارت ہوئی اور آپ نے بثارت دی کہ بارش ہوگ اور امیر المؤمنین عمر سے میر اسلام کہنا۔

#### وليل نمبر(١٠):

حضرت امام ما لک جوامام دارالہجر قاسے مام سے موسوم ہیں اور جن کے نزدیک تعامل اہل مدینہ اساس و بنیا دمسلک کی حیثیت رکھتا ہے اور جنہوں نے پوری زندگی مدینہ طیبہ کی مقدس سرز مین پرمسجد نبوی میں روضۂ اقدس کے پاس حدیث پاک کی تدریس میں گذاری ہے ان کا مسلک اور تاثر توسل بعد الوفات کے سلسلہ میں

سپر دقلم اور نذر قارئین ہے۔

# حضرت امام ما لک کاارشاد:

ا مک بارخبیفه ابوجعفرمنصورا مام مالک سے مسجد نبوی میں بلندآ واز ہے ہم کلا م ہوا۔امام مالک نے قرمایا آہستہ بولوارشاد باری ہے:"لا توفعوا أصواتكم فوق صوت النبی"۔مسجد نبوی میں آپ کی حیات کے بعد بھی بلند آواز سے بات کرنا ہے ا دبی ہے، "لأن حرمته حياً كحرمته ميتاً" چونكه آ بيفائية اپني حيات طيب مين جس طرح واجب الاحترام والتكريم تضےاسی طرح وصال کے بعد بھی قابل احترام واکرام ہیں۔ پھرخلیفہ ابوجعفرمنصور نے امام مالک سے سوال کیا میں قبلہ کی طرف رخ كركے دعاء كروں يارسول التوليك كى طرف رخ كركے دعاء كروں، امام مالك ّنے فرمايا: "هو وسيلتك ووسيلة أبيك آدم عليه السلام إلى الله يوم القيامة"-آية يُعِيني سے رخ پير كرنو كهاں جائے گا الله كے رسول الله تمهارے اورتمہارے باپ حضرت آ دم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں،حضور کی طرف منھ کر کے دعاء كراورسفارش طلب كروالتدياك ايغ محبوب كى سفارش قبول كرے گااس كے بعديد آيت يرهى، "ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله تواباً رحيماً "\_

#### خلاصة دلائل:

الغرض آپ آیسی کی عظمت واحتر ام ،تو قیر و تعظیم جس طرح حیات طبیبه میں

مامور بہتی اسی طرح وصال کے بعد بھی، اور استمد او واستغاثہ وتو سل کی جس طرح حیات طیبہ میں اجازت سے بلکہ شخس حیات طیبہ میں اجازت سے بلکہ شخس ہے اور صحابہ کرام کا تعامل رہ چکا ہے لہذا کوئی بھی مسلمان اگر آ پے قوالیہ کے وسیلہ سے دعاء کر بے تو اس کی تغلیط غلط ہے، دلائل عشرہ سے یہ بات بے غبار ہوگئی کہتو سل بالنبی بعد الوفات بھی ثابت ہے، "واللہ یہدی من یشاء إلی صواط مستقیم"۔ تعد الوفات بھی ثابت ہے، "واللہ یہدی من یشاء إلی صواط مستقیم"۔ آیات وروایات کے بعد اب کی ضرورت باتی نہیں رہ جاتی لیکن تائید وتقویت کے لئے اسلاف وا کابرین کے آراء بھی سپر قلم ونذر قارئین ہیں۔





# اسلاف وا کابرین کی آراء

#### (۱)علامه آلوسی کی رائے:

صاحب تفسیر روح المعانی علامه محمود آلوسی جوفن تفسیر کے دقیق النظر علماء میں ہیں وہ اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں، "وبعد هذا کله أنبی لا أربی بأساً فی التوسل إلى الله بجاہ النبی عَلَیْ عند الله حیاً ومیتاً" (روح المعانی سرم میں توسل بجاہ النبی میں کوئی حرج نہیں سمجھتا بیرتوسل جس طرح حالت حیات میں درست تھا وصال کے بعد بھی درست ہے۔

#### (۲) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی رائے:

ہندوستان کے قابل فخر و مائے نازمحد شخطرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جفول نے ہندوستان میں احادیث و کتب احادیث کا تعارف کرایا اور سارے اہل مدارس ومحدثین باب حدیث میں ان کے مرہون منت ہیں وہ بھی توسل بالنبی بعد الوفات کے قائل ہیں بلکہ سار ہے سلحاء و اولیاء کے فیوض و استفاضہ کے قائل ہیں اپنی مشہور کتاب فیوض الحرمین میں رقمطراز ہیں: ''توجهت إلی قبور اُئمة اُھل البیت رضوان الله علیهم اُجمعین فوجدت لھم طریقة خاصة'' البیت رضوان الله علیهم اُجمعین فوجدت لھم طریقة خاصة'' البیت رضوان الله علیهم اُجمعین فوجدت لھم طریقة یایا۔

حضرت شاہ صاحب اپنی کتاب رسالہ'' جزءلطیف'' میں تحریر فرماتے ہیں '' '' میں اپنے والد ماجد کی قبر شریف پر بکثر ت حاضری دیتار ہاجس سے راوتو حید میر ہے اوپر کشادہ ہوگئ''۔

اس کے علاوہ مختلف مقامات پر حضرت شاہ صاحب نے قبور صلحاء واولیاء پر حاضر ہونے اور فیض اٹھانے کا تذکرہ فر مایا ہے۔

# (۳) شیخ تبریزی کی رائے:

شیخ ولی الدین تبریزی صاحب مشکوة جن کی مشہور زمانه کتاب مشکوة شریف جو ہندوستان کے مدارس کے نصاب میں داخل ہے وہ اپنی کتاب "الا کمال فی اساء الرجال" میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے تذکرہ کے تحت لکھتے ہیں: "و قبوہ قریب من سورها معروف إلی الیوم معظم یستشفون به فیشفعون" (اکمال ۲۷) یعنی حضرت ابوایوب کی قبر سے لوگ شفایاب ہوتے ہیں۔

اس طرح حضرت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں تحریر فرماتے ہیں: "و دفن سعید بظاہر و اسط العواق و قبرہ بھا یزاد "یعنی حضرت سعید بن جبیر کی قبر کی نرکی زیادت کے لئے لوگ جاتے ہیں۔ اس طرح امام نووی کی قبر کے بارے میں لکھا ہے "و قبرہ یزاد" ان کی قبر بھی زیادت گاہ زائرین ہے۔

## (۴) حضرت مجد دالف ثانی کی رائے:

امام ربانی حضرت مجد دالف ژنی جن کی شخصیت مختاج تعارف نہیں وہ اپنے

رسالہ'' مبدأ ومعاد'' میں اس بات کے مقر ہیں کہ سیر وسلوک کے وقت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی کی روح مبارک میری ممدومعاون رہی۔

وازان مشائخ عظام روحانیت حضرت خواجه قطب الدین بیش از دیگرال امدادفرمود،الحق ایشال درآنمقام شان عظیم دارند''۔

# (۵) حضرت خواجه نظام الدین اولیاء کی رائے:

حضرت سلطان المشائخ محبوب الهي جن سے ہندوستان کا خورد وکلال واقف ہے کم وکل شریعت وطریقت کا جواہتمام تھا اس کے بتلا نے ولکھنے کی ضرورت نہیں۔ان کے بارے میں 'لطا کف اشر فی '' میں مرقوم ہے۔'' حضرت قدوۃ الکبراء میفر مودندمردگاں از آمدنِ زائر وتوجہ اوخبر دار ثد چہ عالم روحانی لطافت وارد بخصیص کہ ارواحِ اکابراندک توجہ زائر مشعر میکر دند قل است کہ حضرت سلطان المشائخ برنیارت مرقد متبرک حضرت خواجہ قطب الدین رفتند درجین مشغولی بخاطر شریف ایشاں رسید کر آبازیں توجہ من روحانیت ایشاں اشعار داشتہ باشد ہنوز ایں خطور تمام نشدہ بوداز مرقد منورایشاں صدائے برآمد بعبارت فصیح ہے۔

مرا زنده پندار چون خویشتن من آیم سجال گر تو آئی به تن مدان خالی از جمنشینی مرا به بینم نرا گر نه بینی مرا بعنی حضرت سلطان المشائخ حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی کی زیارت اوراخذ فیوض کے لئے ان کے مزار برجایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت باقی بالتد حضرت قطب کے مزار پر حصول فیضان کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے جس کی تفصیلات '' زبدۃ المقامات '' میں درج ہیں۔ الحاصل یہ وہ اکابرین امت واسلاف ملت ہیں جن کے علم وضل تقوی طہارت انباع سنت عشق رسول پر پوری امت کونا زہاور ہندوستان میں دین واسلام اور انباع سنت عشق رسول پر پوری امت کونا زہاور ہندوستان میں دین واسلام اور احادیث نبویہ کی اشاعت ان کی مر ہون منت ہے، یہ حضرات نہ یہ کہ توسل بالنبی بعد الوفات کے قائل ہیں بلکہ مطلقاً توسل بالاموات کے قائل ہیں اولیاء وصلحاء بعد الوفات کے قائل ہیں اولیاء وصلحاء حاضری ثابت ہے۔ لیکن اس فیض کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ ملی طور پر اکساب فیض اور عاضری ثابت ہے۔ لیکن اس فیض کوکوئی صاحب بصیرت ہی سمجھ سکتا ہے کور باطن کیا حسم سکتے ہیں۔ کر سکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں۔

## توسل کے بارہ میں اسلاف واکابرین کی تحریرات:

ان اکابرین واسلاف ہند کی تحریرات نقل کی جاتی ہیں جن کے عمم وضل، زہد وورع، خوف وخشیت، اتباع سنت، عشقِ رسول سے ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے اور آج ان حضرات کے علمی فیوض و برکات سے نہ یہ کہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم کے مسلمان بہرہ و در ہور ہے ہیں آج پوری دنیا میں دین وائیان کی چہل پہل کی بی آخری کڑیاں ہیں جن کے علوم سے بلا واسطہ یا بالواسطہ آستفادہ کرنے والے کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔

## ا حضرت شيخ الهند تحرير فرمات ہيں:

مسئلہ توسل کے بارے میں حضرت شیخ الہندمولانا محمود حسن صاحب و یو بندگریر اللہ مرقدہ صدر مدرس دا رالعلوم دیو بندگریر فرماتے ہیں'' حق تعالی شانہ سے حاجت طلب کرنا اور رسول کریم آفی کو ذریعہ اور وسیلہ قبولیت بنانا جائز بلکہ سخسن اور ارجی للا جائبۃ ہے چنا نچر روایات حدیث وفقہ سے بیامرثا بت ہے'۔

### ۲\_حضرت مولا نا وصیت علی صاحب کی تصویب:

استحریر کی نقید بیق حضرت مولا نامحمد وصیت علی صاحب نورانلد مرقد ہنے کی ہے اور الجواب سیح کی مہر شبت کی ہے جو ۱۳۱۳ ہو میں مدرسئہ مولوی عبد الرب دہلی میں تدریس کی خدمت برفائز نتھے اور علمی میدان میں قابل تذکر ہشہرت کے حامل تھے۔

# ٣ \_ حضرت مفتى محمد شفيع صاحب كى تصديق:

اسی طرح حضرت مولانا مفتی محرشفیج صاحب و یوبندی نورالله مرقده نے بھی استخریر کی نضویب کی ہے اور تائید کی دستخط شبت کئے ہیں مفتی محرشفیج صاحب بھی ان دنوں مدرسه مولوی عبد الرب میں تدریسی خدمات پر فائز نتھ اس کے بعد دار العلوم دیو بند کے افتاء کی بھی ذمہ داریاں آپ کے سرآئیں اور پھر کراچی میں دارالعلوم کے دیو بند کے افتاء کی بھی ذمہ داریاں آپ کے سرآئیں اور پھر کراچی میں دارالعلوم کے نم سے جانے نام سے ایک بڑا ادارہ قائم فرمایا اور پاکستان کے مفتی اعظم کے لقب سے جانے

یبچانے گئے۔

### ٧- حضرت مفتی كفايت الله صاحب تحرير فرمات بين:

حضرت مولانا مفتى كفايت الله صاحب مفتى اعظم مهندنور الله مرقده تحرير فرماتے ہیں'' وسیلہ بکڑنا جناب رسالت مآب اللہ کے ساتھ تمام اہل سنت و جماعت کے نز دیک جائز اورمستحب ہےاور کوئی دلیل اس کے منع پرشرع مقدس میں قائم نہیں ہے،سلف وخلف اہل حق میں سے کوئی اس کا مخالف نہیں ہوا، البتذابن تیمیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے اور ان کی انتاع میں اور دو جار اہل حق توسل کے مخالف ہو بیٹھے، کیکن تمام اہل حق نے ابن تیمیہ کا اس مسئلہ میں تخطیبہ کیا ہے اور توسل کے جواز پر اہل حق کا اتفاق ثابت کیا ہے، علامہ سیدمجمہ امین المعروف بابن عابدین الشامی ر دائحتار مين فرمات بين: "ذكر العلامة المناوى في حديث اللهم إني أسئلك وأتوجه إليك بنبيك نبي الرحمة عن العر بن عبد السلام أنه ينبغي كونه مقصوداً على النبي عليه الصلاة والسلام وان لا يقيم على الله بغيره وان يكون من خصائصه قال وقال السبكي يحسن التوسل بالنبي إلى ربه ولم ينكره أحد من السلف ولا الخلف إلا ابن تيمية فابتدع ما لم يقله عالم قبله" \_ اورفاوي عالمگيري سي: "ويبلغه سلام من أوصاه فيقول السلام عليك يا رسول الله من فلان بن فلان يستشفع بک إلى ربک ، الخ "لهذا مذہب حق بہ ہے كة وسل المخضر ت الله كے ساتھ بعدوفات جائز ہے۔

# ۵\_حضرت مولانا قاسم نا نوتوی توسل کے استحسان کے قائل تھے:

حضرت ججة الاسلام مولانا قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیو بندنور التدمرقده بھی جواز ہی نہیں بلکہ نوسل کے استحسان کے قائل تھے حضرت نانوتوی کی شخصیت مختاج تعارف نہیں جس سکین ماحول میں دار العلوم دیو بندگی داغ بیل آپ نے ڈالی ہے اور جس نازک موڑ پر امت کی تعلیم تہذیب وثقافت کی حفاظت کا بیڑ ااٹھایا اس کو پوری زندگی امت فراموش نہیں کرسکتی آج کوئی بھی جو چاہے کے اور ڈینگے لیکن جب امت سسک رہی تھی اس وقت انہی اکابرین نے امت کوسنجالا اور سہارا دیا۔

## ٢\_حضرت مولا نامحرامين صاحب كي تحسين:

اسی طرح حضرت مولانا محمدا مین صاحب استا ذمدرسه امینیه د بلی نے بھی اس تحریر کی '' مااحسن الجواب'' کے ساتھ شخسین فر مائی۔

ے۔حضرت مولا نا ضیاءالحق صاحب کی تصویب:

حضرت مولانا ضیاءالحق صاحبؓ مدرس مدرسها میبنیه دہلی نے بھی استحریر کی تصویب فرمائی۔

٨\_حضرت موانا منفعت على صاحب تحرير فرماتے ہيں:

حضرت مولان منفعت علی صاحب جو ہندوستان کے مایئر نازعلماء میں ہیں

ساساھ میں سوسال پہلے مدرسہ فتیوری وہلی میں صدر مدرسی کے عہدہ پر فائز نتھ وہ رقمطراز ہیں''کیا نبی آلیسے فرریعہ وعاءِ جناب باری نہیں عجیب بات ہے اس قدر جرائت ودلیری مسلمان کونہ چاہئے خصوصاً جوانبیاء کوزندہ سلیم کرے پھر بھی کہے کہ انبیاء سے تومل واسطے اجابت وعاء سے نہ چاہئے بہت ہی بعید ہے۔

## ٩\_حضرت مولانا شاه محمر عمر صاحب رقم طرازین:

حضرت مولانا شاہ محمد عمر صاحب قادری دہلوگ جوشاہ سراج الحق کے لقب سے مشہور تضح کر برفر ماتے ہیں ''توسل بجناب سید الرسل وتشبث باذیال ہداۃ الانام والسُبل سلفاً وخلفاً مشہور ومنوارث ہے'۔

## ا-صاحب تفسير حقاني حضرت مولا ناعبدالحق صاحب لكصة بين:

صاحب تفسیر حقانی حضرت مولانا ابومجر عبدالحق صاحب دہلوگ رقمطرازیں:

"توسل کے معنی پراگرغور کیا جائے اور خاص لفظی بحث کوچھوڑ دیا جائے تو کسی مسلمان

کواس میں فرہ برابر بھی شبہ کرنے کی مجال نہ ہوگی کہ حضرت رسول کریم ہوگئی کا واسط کہ

روحانی ایسا ہی ہے جسیار وح کا جسم کے لئے ،انسان کا اصلی پیجسم فانی ومتغیر نہیں نہ یہ

مدرک ہے وہ جو پچھر نج وراحت کے مزے اور تلخیاں اٹھانے والا انسان ہے وہ روح ہوری کے جس کواس جسم عضری سے جدا ہوجان مردہ نہیں کرسکتا پھرارواح کی تربیت اور ان

پرفیضِ اللی نازل ہونے کا وسیلہ اس حالت حیات میں بھی اور مرنے کے بعد بھی رسالت بالحضوص رسالت مجمد ہوگی صاحبہا الصلوق والسلام نہیں ہے تو اور کیا چیز ہے،

ایمانداروں پرجو پچھروحانی برکات وفیوض پنچنے ہیں وہ نبی ہی کے ذریعہ پہنچا کرتے ہیں، جس سے وہ سلسلہ منقطع ہوجا تا ہے اس سے وہ فیض بھی اسی طرح منقطع ہوجا تا ہے کہ جس طرح اجسام میں انفصال جسمانی سے طبیعت مدبرہ کا فیض منقطع ہوجا تا ہے اور جب ارواح کو بالخصوص روح اعظم حضرت محمد مصطفیٰ روحی فداہ آتیت نہیں بلکہ کدورت جسمانی دور ہوجائے سے اور بھی ترقی ہوجاتی ہے جسیا کہ اس آیت میں اشارہ ہے۔ ''أن المدار الآخو ہی الحیوان لو کانوا یعلمون' تو پھر حیات عرفی وممات عرفی کا مسئلہ پیش کرنامحض نافہی ہے۔

اکابرین واسلاف امت وخدام حدیث واساطینِ ملت کی صرف وس تخریرات پراکتفاءکرتا ہوں انصاف بیں کے لئے اتنی مقدار بہت ہے۔













# منکرین حدیث کے دلائل کے جوابات

اب انتہائی اختصار کے ساتھ منگرین حدیث کے مسئلہ توسل بعد الوفات کے سلسلہ کی دلیل وشبہات کے جوابات قارئین کی نذر کرریا ہوں۔

# منكرين توسل كى دليل (١):

منکرین توسل کی سب سے مضبوط روایت واقعہ حضرت عمرٌ ہے جو مشکوة شریف اور بخاری شریف وغیرہ دیگر کتب احادیث میں موجود ہے جس کے الفاظیہ ہیں۔ "عن أنس أن عمر بن الخطاب کان إذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم إنا کنا نتوسل إلیک بنبیک علیہ فتسقینا وإنا نتوسل إلیک بنبیک علیہ فتسقینا وإنا نتوسل إلیک بعتم نبینا فاسقنا قال فیسقون به" طریقہ استدلال یہ ہے کہ اگر توسل بالنبی وصال کے بعد درست ہوتا تو حضرت عمرٌ "إنا نتوسل إلیک بعتم نبینا "نفر ماتے بلکہ اللہ کے رسول سے اللہ بیتے کہ قوسل فر ماتے بلکہ اللہ کے رسول سے اللہ کی بعتم نبینا بن فر ماتے بلکہ اللہ کے رسول سے اللہ کی بعتم نبینا بی اللہ کے بعد درست نبیس۔

## ا نكارتوسل كى دليل كاجواب:

اس کا جواب میہ ہے کہ اس سے بھی مقصود دراصل توسل باکنبی ہی ہے۔

حضرت عباس کا تذکره بھی قرابت نبوی ہی کی وجہ سے کیا اور خود حضرت عباس بھی بہی سمجھ رہے سے کہ مقصود کیا ہے اسی وجہ سے حضرت عباس نے بھی اس قرابت اور توسل کا تذکرہ کیا ہے ''وفی حدیث ابی صالح فلما صعد عمر ومعہ العباس المنبر قال عمر انا توجہنا إلیک بعم نبینک وصنو أبیه واسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین ثم قال قل یا أبا الفضل فقال العباس اللهم لم ینزل بلاء إلا بذنب ولم یکشف إلا بتوبة وقد توجه بی القوم إلیک لمکانی من نبیک وهذه أیدینا إلیک بالذنوب ونواصینا بالتوبة فاسقنا الغیث قال فارخت السماء شآبیب مثل الجبال حتی بالتوبة فاسقنا الغیث قال فارخت السماء شآبیب مثل الجبال حتی اخصبت الأرض وعاش الناس ''(عمرة القاری شرح بخاری ۱۸۳۷)۔

اس روایت کا بیجمله "وقد توجه بی القوم الیک لمکانی من نبیک "صراحة اس بات پر وال ہے کہ حضرت عباس گو حضرت عمر فی اس وجہ سے نہیں پیش کیا کہ وہ توسل میں مزید نہیں پیش کیا کہ وہ توسل میں مزید تقویت کے قائل نہیں ہے جلکہ اس توسل میں مزید تقویت کے لئے قریبی قرابت کا تذکرہ فرمایا ور نہ اس میں بھی حقیقتاً نبی ایسی ہی سے توسل تھا۔

## حضرت ابوبکر کے مل سے جواب کی تا سُد:

چنانچہاس کی تا ئیداس سے بھی ہوتی ہے کہ ایک بار امیر المونین حضرت ابو بکرصدیق نے جب آپ مرتدین کے مقابلہ کے لئے شکر بھیج رہے تھے، حضرت عباس سے فرمایا اے عباس آپ مدد کی دعاء فرما ئیں اور میں آمین کہتا ہوں کیونکہ آپ كا جوتعلق رسول التوليك سے ہے اس كے تحت مجھے اميد ہے كه آپ كى وعاءرونه موگى۔ "يا عباس استنصر و أنا أؤ من فإنى أرجو أن لا يخيب دعوتك لمكانك من نبى الله عليك "(عينى شرح بخارى ارسم)۔

#### خلاصهٔ جواب:

الحاصل حضرت عمر توسل بالنبی بعد الوفات کے منگر نہیں تھے جہاں آپ اکثر رسول النبی بعد الوفات کے منگر نہیں تھے جہاں آپ اکثر رسول التعقیقی کو وسیلہ کو عماء بنانے تھے وہیں آپ نے بھی حضرت عباس کو بھی وسیلہ دعاء بنایا ہے اس سے توسل کی نفی نہیں ہوتی اور نہ ہی نفی مقصود ہے۔

## علامه بكي كاجواب:

اسی وجہ سے علام تقی الدین سکی فرماتے ہیں: "لیس فی توسلہ بالعباس انکار للتوسل بالنبی عُلَیْ الدین سکی فرماتے ہیں: "لیس فی توسلہ بالنبی عُلَیْ کے انکار للتوسل بالنبی عُلیْ اللہ بالنبی اور حضرت عمر ساتھ اہل خیر واہل صلاح واہل بیت نبی سے توسل بھی ثابت ہوتا ہے اور حضرت عمر فی تو دراصل حق قرابت عباس بالنبی اوا کیا ہے۔

#### حافظا بن حجر كااعتراف:

چنانچ اس كا اعتراف خود حافظ ابن حجر عسقلانى صاحب فتح البارى شارح بخارى في كيا هم ، فرمات بين: "ويستفاد من قصة العباس استحباب الاستشفاع بأهل الخير وأهل بيت النبوة وفيه فضل عباس وفضل

عمر لتواضعه للعباس ومعرفته" (تحفهاه)\_

حافظ ابن حجر عسقلانی کابی جمله ''بأهل النحیر و أهل بیت النبوة 'اس پر دال ہے کہ خود حافظ ابن حجر بھی توسل بعد الوفات کے قائل ہیں۔

### منكرين توسل كى دليل (٢):

لعض منعرین توسل بیاعتراض کرتے ہیں کہتوسل کوخود حنیہ نے مکروہ کہا ہے صاحب الغرض مجنون کے تحت اپنی غرض کے لئے حنیہ کاسہارالیا ہے ورنہ حنیہ کو جو کچھوہ سجھتے ہیں اس سے وہ بھی واقف ہیں اور حنینہ بھی۔ ملاعلی قاری کی شرح فقدا کبر کے حوالہ سے وہ عبارت نقل کی جاتی ہے جس کو بنیاد بنا کرمنکر بین پیش کرتے ہیں۔ "قال أبو حنیفة و صاحباہ یکرہ أن یقول الرجل أسئلک بحق فلان أو بحق أنبيائک أو بحق البیت الحوام والمشعر الحوام أو نحو ذلک إذ لیس لأحد علی الله حق "ای طرح ہراہ میں ہے: "ویکرہ أن یقول فی دعائه بحق فلان أو بحق أنبیائک ورسلک لأنه لا حق للمخلوق علی الخالق، الخ"۔

### دلیل نمبر (۲) کا جواب:

اس کا جواب سنئے۔ حق کے دومعنی ہیں (۱) معنی حقیقی جیسا کہ کہاجا تا ہے فلاں دائن کا فلاں مدیون کے ذمہ بیرحق ہے یعنی ڈابت اور واجب اور لازم کے معنی میں لفظِ حق کبھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (۲) معنی مجازی تینی حرمت واحتر ام یا وہ حق مراد ہے جس کا وعدہ بتقاضائے رحمت خوداللہ پاک نے فرمایہ ہے۔ چنا نچہ خود ملاعلی قاری فرمائے ہیں: "فالمواد بالحق الحومة إذ الحق الذی وعدہ بمقتضی الوحمة" (شرح فقد اکبر)، دراصل حنفیہ نے ایک خاص پس منظر میں اس کو مکروہ کہا ہے۔

#### حضرت شاه عبدالعزيز د ہلوي كاجواب:

جس کو حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث وہلوئ کی زبانی سنتے فرماتے ہیں فقہ کی کتابوں میں لفظ حق جس کے استعال سے منع کیا گیا ہے اولاً تو وہ حق کے حقیق معنی ثابت وواجب کے مفہوم میں ممنوع ہے ثانیا یہ کہ ایک دوروہ گذرا ہے جس میں معنز لہ ہر طرف دند ثار ہے تھے اور ان کے عقائد فاسدہ وکاسدہ کا بڑا چرچا تھا اور لفظ حق ان کے مذہب کا موہم تھا اس لئے فقہاء نے منع فرمادیا تھا کہ کسی کا خیال اس لفظ حق ان کے مذہب کی طرف نہ جائے۔ وا نچہ در کتب فقہ منوع است حق حقیق است واز بسکہ در زمانِ سابق مذہب معتزلہ رواج بسیار داشت واستعال ایں لفظ موہم میں مثر فقہاء مطلقاً در استعال ایں لفظ موہم میں شد فقہاء مطلقاً در استعال ایں لفظ منع نمودہ اند تا خیال کسے بان مذہب نہ روَدُ 'اے ( تفسیر عزیز ی ۱۸۴۷)۔

#### خلاصهٔ جواب:

امید کہان تحریرات وتصریحات سے بیہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ حضرات فقہاء نے حق کوکس معنی میں استعال کرنے سے منع کیا ہے اورکس پس منظر میں منع کیا ہے چونکہ اگراس سے صرف نظر کرلیا جائے اور مطلقاً ممنوع قرار دیا جائے تو پھراس کا جواب ہوگا کہ خود حضور اکرم ایستا سے اس لفظ کا استعال ثابت ہے اور ان الفاظ سے دعاء کرنا ثابت ہے، "اللهم إنی اسئلک بحق السائلین علیک وبحق ممشای الیک فإنی لم اخوج اشراً و لا بطراً" الحدیث (حصن حمین ، وایضاً افتح الرجانی ۲۳۲)۔

#### ابن تیمیه کااعتراف:

خودابن تیمید نے بھی حق کے معنی ٹانی میں استعال کا اعتراف کیا ہے اور کہا ہے حسب وعدہ وضل خدواند کریم بحق فلاں کہنا قرآن وحدیث نصوص کے موافق اور سیح و شابت ہے۔"وقد اتفق العلماء علی وجوب ما یجب بوعدہ الصادق"۔ تفصیل کے لئے ابن تیمید کی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم کا مطالعہ کریں۔

#### ابن تیمیه کے عقائد:

ابن تیمید کی تقلید کرنے والے حضرات ان کی کن کن امور میں تقلید کریں گے انہوں نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔ جہنم کی آگ فنا ہوجائے گی۔ انبیاء کرام گنا ہوں سے معصوم نہیں۔ اللہ کے رسول اللہ کے کر مرتبہ اللہ کے نزدیک نہیں۔ اس لئے آپ اللہ کے مسوم نہیں۔ اس لئے آپ اللہ کے حبیب امام الانبیا پخر موجودات فداہ ابی وامی میرے ماں با ہا ہے آپ پر قربان ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کی زیارت کو گناہ قرار دیا ہے، اتنا بڑا گن ہ ہے کہ اگر کوئی روضۂ مبارکہ کی زیارت کو گناہ کے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کی زیارت کو گناہ کے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ کہ اگر کوئی روضۂ مبارکہ کی زیارت کے لئے جائے تو اس کے اللہ علیہ واللہ کے اللہ علیہ واللہ کے دولئا میں کے لئے جائے تو اس کے اللہ علیہ واللہ کی زیارت کے لئے جائے تو اس کے اللہ علیہ واللہ کے دولئا میں کہ کی زیارت کے لئے جائے تو اس کے دولئا میں کہ کہ کوئی روضۂ مبارکہ کی زیارت کے لئے جائے تو اس کے دولئا میں کا میں کہ کہ کہ کوئی دولئا میں کا دولئا کہ کا دولئا کہ کوئی دولئا کوئی دولئا کوئی دولئا کہ کوئی دولئا کے دولئا کوئی دولئا کہ کوئی دولئا کہ کوئی دولئا کوئی دولئا کہ کوئی دولئا کوئی دولئا کوئی دولئا کوئی دولئا کوئی دولئا کوئی دولئا کہ کوئی دولئا کوئی کوئی دولئا کوئی

كَنَّمَا زَمِيْنَ قَصَرَى اجَازَتَ بَهِيْنَ، "قال إن النار تفنى، وإن الأنبياء غير معصومين، وإن رسول الله المسلطة لا جاه له، و لا يتوسل به، وإن انشاء السفر إليه بسبب الزيارة معصية لا تقصر الصلوة فيه" (مقدمة شفاء السقام ١٢) \_

استغفر اللہ العظیم دیکھا آپ نے کس اندازی با تیں لکھر ہے ہیں۔ کیا اللہ استغفر اللہ العظیم دیکھا آپ نے کہ ایک مسلمان آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہو جبکہ وصال کے بعدر وضہ کی حاضری کواللہ کے رسول ایک نیارت کے بعدر وضہ کی حاضری کواللہ کے رسول ایک نیات کے مثل قرار دیا ہے۔"من زار قبری بعد و فاتی فکانها زارنی فی حیاتی"۔ اگر آج اللہ کے رسول ایک نیارت کے اگر نہیں روکتے تو آج کیوں منع کرتے ہیں؟ لئے حاضری سے مسلمانوں کوروکتے ؟ اگر نہیں روکتے تو آج کیوں منع کرتے ہیں؟ "واللہ یہدی من یشاء إلی صواط مستقیم"۔

اسی مختصر تحریر پاپنی کتاب ختم کرتا موں اور اللہ سے دعاء ہے اللہ پاک بوری امت کو صراط متنقیم پر چلنے کی تو فیق دے اور اپنے محبوب کے صدقہ و فیل میں اس خادم کی اس طالب علمانہ کا وش کو قبول فر ما کر اپنے واپنے محبوب کے تقر ب و خوشنو دی اور آخرت کی نجات کا ذریعہ بنائے ۔ اور آخرت میں اپنے محبوب کی شفاعت نصیب فر مائے۔

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعته

لکل ہول من الأهوال مقتحم

(مفتی) حبیب الله القاسمی جامعها سلامیددارالعلوم مهذب پور، شنجر پور، اعظم گذھ، یو پی

# تعارف حضرت حبيب الامت دامت بركاتهم

حبیب الامت، عارف بالقد، حضرت ، مولا نا ، الحاج ، حافظ ، قاری ، مفتی حبیب الله صاحب قاسی دامت برکانهم چشی ، قادری ، نقشبندی ، سهروردی ، دارالعلوم دیو بند کے اکا برفضلاء میں سے بیں ۔ جنہوں نے پوری زندگی خدمت دین ، شایع دین ، اشاعت دین کے لئے وقف کردی ہے۔ آپ کی شخصیت اہل عم ، اہل افتاء ، اہل تدریس ، اہل خطابت ، اہل قلم میں معروف ومشہور ہے۔ آپ نے میزان سے دور ہ حدیث بلکہ افتاء وخصص فی الحدیث تک کی تعلیم ایک زمانہ تک دی ہے اور دے رہے ہیں۔ تمام علوم وفنون پرآپ کی نگاہ ہے آج آپ کے بزاروں ہزار فیض ورے رہے ہیں۔ تمام علوم وفنون پرآپ کی نگاہ ہے آج آپ کے بزاروں ہزار فیض یا فتہ تلا ندہ ہندو ہیرون ہند ہمہ جہت دینی وعلمی خدمات میں مصروف ہیں۔

آپ کے رشحات قلم کی تعداد میں ہے جن سے دنیا استفادہ کررہی ہے۔ بالحضوص التوسل بسید الرسل، نیل الفرقدین فی المصافحة بالیدین، اُحب الکلام فی مسئلة السلام، جذب القلوب، مبادیات حدیث، حیات حبیب الامت (اول، دوم، سوم، چہارم)، حضرات صوفیاء اور ان کا نظام باطن، تصوف وصوفیاء اور ان کا نظام تعلیم وتربیت، حبیب حضرات صوفیاء اور ان کا نظام تعلیم وتربیت، حبیب السالکین، حبیب العلوم شرح سلم العلوم، صدائے بلبل، حبیب الفتاوی، رسائل حبیب (جلد اول، دوم)، التوضیح الضروری شرح القدوری، (جلد اول ودوم)، التوضیح الضروری شرح القدوری، (جلد اول ودوم)، التوضیح النوری شرح القدوری، (جلد اول ودوم)، النوری شرح القدوری، (جلد اول ودوم)، التوضیح النوری شرح القدوری، (جلد اول ودوم)، التوضیح النوری شرح القدوری، (جلد اول ودوم)، النوری شرح القدوری، (جلد اول ودوم)، النوری شرح القدوری، حبیب الامت (جدد اول ودوم)، اک چراغ، جمال همنشیں،

جیسی اہم تصنیفات ہزاروں علماء سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ان میں خاص طور پر حبیب الفتاوی کی آٹھ جیدیں جدید تر تیب تعلیق ونخر سجے ساتھ مکمل و مدل اہل افتاء ودارالا فتاء کے لئے سند کی حیثیت حاصل کر چکی ہیں۔

اسلامک فقداکیڈی انڈیا کے آپ اساسی ارکان میں سے ہیں، اور سلم پرسنل
لاء بورڈ کے مدعوخصوصی ہیں، الحبیب ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئرٹرسٹ کے بانی وصدر ہیں۔
جس کے تحت درجنوں مکا تبغریب علاقوں میں چل رہے ہیں اور مساجد کی تقمیر کا کام
ہور ہا ہے اور غرباء ومساکین و بیوگان کی ماہانہ وسالانہ امداد کی جاتی ہے۔ جامعہ
اسلامیہ دار العلوم مہذب بیور، شخر پور، اعظم گڈھ یو پی، انڈیا کے بانی
ومہتم اور شخ الحدیث ہیں۔ جامعہ کے دار الافقاء والقضاء کے آپ رئیس وصدر ہیں، اور
ہندوستان کے دیگر بہت سے اداروں وآپ کی سر پرستی کا شرف حاصل ہے، وینی، علمی،
ملی خدمت آپ کا طر کا متیاز ہے۔

دوحانی اعتبارے آپ کا تعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکر یاصاحب نورالله مرقدہ سے ہاورایک طویل زمانہ تک ان کی صحبت میں رہنے اور اکتباب فیض کا موقع آپ کو دستیاب ہوا ہے، بعد کے اکابرین میں حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگو، کی وحضرت قاری صدیق احمد صاحب باندو گی وحضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جو نپور کی کی خدمت میں رہنے اور فیوض وبرکات کے حاصل کرنے کا ایک طویل زمانہ تک شرف حاصل رہا ہے۔ اور الحمد للد حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگو، کی اور حضرت مولانا عبد الحلیم

صاحب جو نپوریؒ سے اجازت بیعت بھی حاصل ہے۔روحانی اعتبار سے آپ کے فیض یافتہ ہزاروں ہزار افراد ہند و بیرون ہند میں بھیلے ہوئے ہیں۔ آج تک سیروں حضرات آپ سے اجازت بیعت حاصل کر چکے ہیں جوخانقا ہی نظام سے وابستہ ہیں۔ حضرات آپ سے اجازت بیعت حاصل کر چکے ہیں جوخانقا ہی نظام سے وابستہ ہیں۔ میدان خطابت میں اللہ پاک نے آپ کوخصوصی ملکہ عطا فر مایا ہے، آپ کا مصداتی ہوتا ہے، آپ کے خطابات کی مستقل سی خطاب '' از دل خیز د ہرول ریز د' کا مصداتی ہوتا ہے، آپ کے خطابات کی مستقل سی ڈی ہند و ہیرون ہند میں پائی جاتی ہے۔ اور انٹرنیٹ پر بھی آپ کے خطابات موجود ہیں، جن سے ایک عالم مستفید ہور ما ہے۔

(Go You Tube Print Mufti Habibullah Qasmi)

الغرض آپ بہت سے خصوصیات کے حامل ہیں، اللہ پاک نے بے پناہ خوبیوں کا مالک بنایا ہے، اللہ پاک ہم سب کو حضرت والا کی قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے علوم و فیوض سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آبین۔

ﷺ

#### تعارف حبيب الفتاوي

فقہ وفتاوی انسانی زندگی کا لازمی جز ہے،اس کے بغیر رضاء الہی کا حصول، حدو دنثر عیه کی معرفت، حلال وحرام کی تمیز، جائز و ناجائز کی پیچیان اوراسلامی معاشرت غیر ممکن ہے، یہی وجہ ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر قدم بہقدم فقہی رہبری اور فقاوی ومسائل کی ضرورت ہرمسلمان محسوس کرتا ہے۔جس کی پیجیل ہر دور کے اہل علم واربابِ افتاء کے ذریعہ ہوتی رہی ہے'' حبیب الفتاوی'' اسی ضرورت کی تحیل کی ایک کڑی ہے جو ہندوستان کے متازا ورمشہور مفتی اور نا مورصا حب قیم اور پہ کتابوں کے مصنف حضرت حبيب الامت، عارف بإلله حضرت مولانا الحاج مفتى حبيب التد صاحب قاسمي دامت بركاتهم سابق مفتي واستاذ حديث مدرسه رياض العلوم كوريني جونبور حال شخ الحديث وصدرمفتي باني ومهتم جامعه اسلاميه دار العلوم مهذب يور، سنجر پورضلع اعظم گڈھ یو پی ، انڈیا۔تلمیذرشید وخدیفہ فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوی عظم دارالعلوم دیوبندوخیفه ومجاز بیعت حضرت مولانا شاه عبدالحلیم صاحبؓ جو نپوری کی جامع تصنیف ہے جن کے قلم سے ۲۰۰۰ کتابیں نکل کراصحاب افتاء علماءامت،زعماءملت سيخراج تحسين حاصل کر چکی ہیں۔

'' حبیب الفتاوی'' میں جوعلمی گہرائی، احکام شریعت ہے آگہی، مطالعہ کی وسعت، ہالغ نظری، فقہی بصیرت،حوادث الفتاوی کا انطباق، جدید مسائل کاحل بإیا

جاتا ہے وہ دیدنی ہے، متند کتابوں کے حوالے اور نظائر کے ساتھ تقریباتمام ابواب پر عام نہم اور دلنشیں اسلوب میں مفصل بحث کی گئی ہے، اردو فناوی میں اپنی نوعیت کی منفر دکتاب، ملک کے درجنوں بزرگ ارباب افناء، ام المدارس کے علاء فقہاء کی تضدیق وتصویت، دکش ٹائٹل کے ساتھ ''حبیب الفتاوی'' کی آٹھ (۸) جلدیں نئی تحقیق وتعلیق اور جدید تر تیب کے ساتھ منظر عام پر آچی ہیں جو یقیناً اصحاب افناء واہل علم واہل مدارس کے لئے ایک فیمتی تحفہ ہے۔

#### ملنے کے پتے

- (۱) مكتبه الحبيب، جامعه اسلاميدار العلوم مهذب بور، بوست بخر بور ضلع اعظم گذه، بوني انديا
  - (٢) مكتبه الحبيب وخانقاه حبيب گوونڈي ممبئي
- (۳) مکتبه الحبیب وخانقاه حبیب مقام پوسٹ حبیب آباد جھٹکاہی ڈھا کہ، ضلع مشرقی چیارن، بہار
  - (۴) مکتنه طیبه دیوبند شلع سهار نپور
  - (۵) اسلامک بک سروس پٹو دی ہاؤس دریا گنج، دہلی

### تعارف تصانف حضرت حبيب الامت

حيات حبيب الامت (جلد دوم)

(IA)



#### MAKTABA-AL-HABIB JAMIA ISLAMIA DARILL ULOOM

MUNAZZÁBPUR PO SANJARPUR DISTT AZAMDARH U P INDIA MODRE: 08450546400